

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی

(قسط ۴۳)

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۷۳ء-۷۲ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائیریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائیریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ چابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

شیخ الحدیث کی رائے و نڈ میں آمد

۱۸ ستمبر ۱۹۷۲ بروز اتوار تبلیغی جماعت کے اکابر کی خواہش پر حضرت والد ماجد مدظلہ مشہور تبلیغی مرکز رائے و نڈ تشریف لے گئے وہاں آپ نے اپنے رفقاء کیساتھ مدرسہ عربیہ کے سالانہ امتحانات لئے تبلیغی جماعتوں اور مرکز کے نظم و نسق کو دیکھا اور بعد میں طلباء کرام اور نمونہ سلف اساتذہ اور وہاں موجود افراد سے تبلیغی کام کی اہمیت کے موضوع پر خطاب فرمایا احقر اور قاری سعید الرحمان صاحب اور محترم حاجی محمود راولپنڈی (سینئر طلحہ محمود کے والد) بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔

دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا عظیم الشان اجلاس یہاں دارالحدیث ہاں میں منعقد ہوا جس میں ملک کے دور دراز سے دارالعلوم کے ارکان شوریٰ نے شرکت کی اور دارالعلوم کے نئے بجٹ کی منظوری کے علاوہ مختلف ترقیاتی تجاویز اور منصوبوں پر غور کیا گیا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے سال

گزشتہ کے مختلف شعبوں کی کارگزاری پیش کرتے ہوئے کہا کہ مختلف تعلیمی اور تنظیمی شعبوں پر پچھلے سال ایک لاکھ نوے ہزار بہتر روپے مختصر پیسے خرچ ہوئے جبکہ آمدنی دو لاکھ ایک سو تیس روپے اکیاون پیسے ہوئی سال روان کیلئے آپ نے دو لاکھ پچپن ہزار نو سو پندرہ کا بجٹ میزانیہ پیش کیا جسکی ارکان نے غور و خوض کرنے کے منظوری دی، اجلاس میں ترقیاتی منصوبوں کے ضمن میں کئی ارکان نے زور دیا کہ ماہنامہ الحق کے پشتو عربی اور انگریزی ایڈیشن بھی تبلیغی مقاصد کے پیش نظر جاری کئے جائیں، نیز شعبہ تبلیغ، قرأت و تجوید کو بھی مزید ترقی اور توسیع دی جائے نیز کئی ارکان نے ایک معیاری دارالتصنیف قائم کرنے پر زور دیا جہاں سے اسلام کے متعلق اہم کتابیں شائع ہو سکیں اور طلبہ کو اسلامی علوم میں تخصص کرایا جاسکے ایک تجویز یہ سامنے آئی کہ دارالعلوم کو کسی اہم موضوع پر تصنیف کے لئے انعامی مقابلہ بھی کرانا چاہئے جس کا انتخاب ایک علمی کمیٹی کرے اور اس کتاب کی رائٹنگ دارالعلوم کو وقف ہونی چاہئے، اس طرح اہم علمی اور دینی تصانیف کی حوصلہ افزائی کی جاسکے گی، اجلاس کے آغاز میں دارالعلوم کے ان اراکین و معاونین کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی جن کا پچھلے سال انتقال ہوا تھا، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے اپنی مبسوط تقریر میں علوم دینیہ کی اہمیت اور ملک اور عالم اسلام کو درپیش نازک دینی علمی اضحلال پر نہایت افسوس کا اظہار کیا اور مدارس دینیہ کی اہمیت پر زور دیا مجلس شوریٰ نے دارالعلوم کے شعبہ تعلیم القرآن مڈل سکول کے عملہ کی تنخواہ میں اضافہ کی بھی سفارش کر دی۔

دارالعلوم حقانیہ کے نئے تعلیمی سال کا داخلہ

۱۰ شوال ۱۴۳۷ھ ۱۹۷۲ء سے دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کیلئے داخلہ شروع ہوا جو طلبہ کے ہجوم کے باوجود صرف ۱۵ شوال تک جاری رہا و مسائل کی کمی کی بناء پر داخلہ محدود رکھنے کے باوجود درس نظامی میں ایک ملک و بیرون ملک کے طلبہ کی تعداد ساڑھے پانچ سو تک پہنچ چکی ہے دورہ حدیث شریف کے طلبہ کی تعداد تقریباً ۱۷۰ ہے ۲۲ شوال کو دارالحدیث میں تمام اساتذہ اور طلبہ کی موجودگی میں ختم کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ترمذی شریف سے تعلیمی سال کا افتتاح کیا اور بعد میں علم کی فضیلت اہل علم کی ذمہ داریوں اور موجودہ حالات کے تقاضوں پر سیر حاصل تقریر فرمائی اس وقت تمام تعلیمی شعبے پورے جوش اور ولولہ سے مصروف کار ہو چکے ہیں، ان تمام طلبہ کے قیام و طعام کتب روشنی صابن اور دیگر سہولتوں کا دارالعلوم متکفل ہے، اسلامیہ مڈل سکول کے مقامی ۶ سو طلبہ کی تعداد مذکورہ تعداد کے علاوہ ہے۔

شیخ الحدیث کا جامعہ اسلامیہ راولپنڈی اور جامعہ اشرفیہ پشاور میں اسباق کا افتتاح کرنا حضرت شیخ الحدیث نے شوال میں جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی صدر اور جامعہ اشرفیہ مہابت

خان پشاور کے نئے تعلیمی سال کا افتتاح بھی فرمایا۔

احاطہ قاسمیہ کے تعمیر کی تکمیل

ماہ رمضان میں دارالعلوم کی لائبریری کے لئے نئی زیر تعمیر عمارت کا مچلا حصہ مکمل ہو گیا ہے جسے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی نسبت سے احاطہ قاسمیہ کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے اس حصہ میں ۵۳ طلبہ کی رہائش نکل آئی ہے اب بالائی حصہ کتب خانہ کی عمارت خدا کے کرم اور اہل خیر کی توجہ کی محتاج ہے۔

خان عبدالولی خان کی آمد

۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو نیشنل عوامی پارٹی کے رہنما خان عبدالولی خان صاحب ایک تعزیت کے سلسلہ میں اکوڑہ خٹک آئے تو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی مزاج پرسی اور ملاقات کیلئے دارالعلوم بھی تشریف لائے صوبائی وزیر اطلاعات خان محمد افضل خان لالا بھی ان کے ساتھ تھے دفتر اہتمام میں حضرت مدظلہ سے ملاقات اور بات چیت کے بعد دارالعلوم کے تمام شعبوں کا معائنہ کیا دفتر الحق میں بھی گئے۔

دارالعلوم تو ویلفیئر سٹیٹ ہے

سب کچھ دیکھ کر نہایت محظوظ ہوئے طلبہ کے قیام و طعام وغیرہ سہولتوں کی بناء پر آپ نے کہا دارالعلوم تو واقعی معنوں میں ایک ویلفیئر سٹیٹ ہے تو ایک رکن دارالعلوم حاجی محمد یوسف نے کہا کہ یہ خدائی سٹیٹ ہے اس لئے یہاں امن و عافیت اور خوشحالی کا دور دورہ ہے، طلبہ کی خواہش پر خان عبدالولی خان صاحب نے دارالحدیث میں ایک برجستہ تقریر بھی فرمائی اور اس سے قبل احقر نے انہیں ترغیبی کلمات پیش کئے، خان عبدالولی خان صاحب نے اپنی جیب خاص سے دارالعلوم کو ایک سو روپے کا گرانقدر عطیہ بھی دیا کتاب الآراء میں اپنے تاثرات میں آپ نے لکھا کہ میں پہلی دفعہ دارالعلوم میں بادشاہ خان اور دوبارہ مولانا بھاشانی کی معیت میں حاضر ہوا اور آج تیسری بار، مجھے یقین ہے کہ یہ دارالعلوم دیوبند کی روایات اور شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ جیسے باعمل علماء کا کردار ادا کرتا رہے گا، خان صاحب موصوف نے جو تقریر فرمائی اس کا کچھ حصہ یہاں دیا جا رہا ہے:

دارالعلوم میں خطاب: بادشاہ خان کا دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم حقانیہ سے تعلق، علماء دیوبند کا کردار محترم حضرت مولانا صاحب اور طالب علم بھائیو! اس دارالعلوم کے ساتھ باچا خان کا تعلق یقیناً بہت دیرینہ ہے آپ سب حضرات کو یہ بات معلوم ہوگی کہ بادشاہ خان صاحب جب سیاست میں آئے تو سب سے پہلے آپ دیوبند گئے، اور اب تک دیوبند کے علماء اپنے عمل اپنے کردار اپنے انٹھنے بیٹھنے سے اپنی اسلامی تعلیمات سے اور قوم کی اصلاح و تربیت کے لحاظ سے اسلام کی اصل روح قائم رکھے ہوئے ہیں۔

تحریک آزادی ہند کا سرچشمہ دیوبند تھا

تو بادشاہ خان نے اپنی سیاست کا آغاز دیوبند سے کیا جیسا کہ ابھی میرے بھائی (مولانا سمیع الحق ایڈیٹر الحق) نے کہا امام الہند مولانا آزاد شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی مفتی کفایت اللہ جیسے اکابر ان کے ساتھی تھے، تو اس تحریک آزادی ہند کے چلنے کا سرچشمہ دیوبند تھا وہاں سے یہ چشمہ جاری ہوا برطانوی سامراج کے مقابلہ میں یہی علماء دیوبند تھے کہ کافر فرنگی اور نوآبادی سامراج کے مقابلہ میں اٹھے شہداء برداشت کئے مسلمانوں میں جا کر بے خوفی سے لوگوں کو بیدار کیا۔

اس روشنی کے چراغ سے حقانیہ روشن ہے

بڑی خوشی کی بات ہے کہ دیوبند کی وہی روشنی اسی نہج پر یہاں (دارالعلوم حقانیہ) روشن ہے، جس نہج پر خود دیوبند اُس سے روشن تھا، افسوس کہ وہ دیوبند ہم سے جدا ہو گیا مگر دیوبند ہی سے بڑے اکابر حضرت مفتی محمود صاحب یہاں ہمارے مولانا (عبدالحق) صاحب یا ان جیسے دوسرے اکابر یہ سب اس چراغ کی روشنی یہاں بھی روشن کئے ہوئے ہیں، خان عبدالولی خان صاحب نے طلبہ کو روئے سخن متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان بڑوں نے سیاسی جدوجہد اور ملک کی آزادی کیلئے جو پر خار راستہ پکڑا تھا آپ بھی اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں گے کہ آپ باعمل علماء میں سے ہیں اور امید ہے کہ وہی روشنی آپ کی تعلیم و کردار میں بھی نظر آئے گی، جو مولانا مدنی مفتی کفایت اللہ مفتی محمود اور خود ہمارے ان مولانا صاحب حضرت شیخ الحدیث نے اپنائی ہے۔

صدی میں پہلی بار سرحد کی مشترک حکومت

چھلے دنوں ہمارے درمیان کچھ اختلافات دشمنوں کیوجہ سے پیدا ہوئے تھے مجھے اس پر افسوس ہے مگر آج بڑی خوشی اور مبارکباد کی بات ہے کہ اسلام اور پشتو دونوں رشتوں نے علماء کے ساتھ پھر ملا دیا ہے۔ اس صدی میں پہلی بار ہمارے اور آپکے بزرگوں نے اس ملک کی خدمت کی باگ ڈور سنبھالی ہے ہمارے اختلاف میں ملک کا نقصان تھا آج یہ دوصوبائی حکومتیں اور دو پارٹیاں نیپ اور جمیہ ملک کی سلامتی اور اصول کیلئے میدان میں اتری ہیں اور سب کا مشترکہ فرض ہے کہ ان قوتوں کو اور بھی مضبوط کریں، بحر حال میں یہاں ایک تعزیت کیلئے حاضر ہوا تھا تو اپنا فرض سمجھا کہ حضرت مولانا صاحب کو بھی سلام کرتے جاؤں یہ ہمارے بڑے ہیں اور میرے والد صاحب ان کے دوست ہیں ان کی محبت تھی تو میں بھی انکی سنت جاری رکھنا چاہتا ہوں۔

الازہر یونیورسٹی قاہرہ کے ریکٹر شیخ محمد فہام کی تشریف آوری

۵ جنوری ۱۹۷۳ء کا دن دارالعلوم حقانیہ کے لئے مسرتوں اور خوشیوں کا دن تھا جبکہ دارالعلوم کو عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی جامع ازہر قاہرہ کے شیخ اکبر شیخ محمد فہام اور ان کے رفقاء کو خیر مقدم کہنے کا شرف حاصل ہوا ۴ جنوری کو یہ مژدہ پہنچا کہ شیخ ازہر کا پروگرام نہایت محدود ہے مگر انہوں نے دارالعلوم حقانیہ کی دعوت قبول کرتے ہوئے نصف دن کیلئے صوبہ سرحد آنے کیلئے وقت نکال لیا ہے تو دارالعلوم کی فضاؤں میں مسرتوں کی لہر دوڑ گئی، شیخ الازہر کے ساتھ ادارہ بعوث وثقافت اسلامیہ کے ڈائریکٹر شیخ عبدالمعتم انمر سابق استاذ دارالعلوم دیوبند اور مصر کے قابل فخر سفیر کبیر الاستاذ حبشہ بھی تھے مہمانوں کا جہاز جب علی الصباح ۶ بجکر چالیس منٹ پر پشاور پہنچا تو جمعیت العلماء اسلام کے رہنما وزیر اعلیٰ سرحد مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ جناب امیر زادہ خان وزیر تعلیم سرحد اور دیگر افراد ان کے خیر مقدم کیلئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے ہوائی اڈہ سے حضرت مفتی صاحب کی رہنمائی میں معزز مہمان سیدھے دارالعلوم حقانیہ میں داخل ہوئے، شیخ ازہر موٹروں کے جلوس کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ روانہ ہوئے اور پونے آٹھ بجے شیخ الحدیث نے معزز مہمانوں کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا دارالعلوم سے باہر طلبہ نے ”باب ناصر“ کے نام سے ایک آرائشی دروازہ بنایا تھا اور طلبہ کے ”عاش شیخ الازہر“ ”عاش جمال عبدالناصر“ ”عاش مفتی محمود“ ”عاش شیخ الحقانیہ کے نعروں سے دارالعلوم کے درودیوار گونج اٹھے معزز مہمان کچھ دیر دفتر اہتمام میں تشریف فرما رہے یہاں انہوں نے اپنے دستخطوں سے مزین قرآن کریم مطبوعہ حکومت مصر کی ایک بچی حضرت والد ماجد شیخ الحدیث مدظلہ کو پیش فرمائی، بعد میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے دارالحدیث میں ضیافت کی تقریب ہوئی جس میں دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور بعض اراکین نے بھی مہمانوں کے ساتھ شرکت کی اس کے بعد شیخ الازہر نے دارالعلوم کا تفصیلی معائنہ کیا اسباق کے اوقات شروع تھے شیخ بعض درسگاہوں میں گئے، جہاں اس وقت بیضاوی شریف مختصر المعانی، ہدایہ انخو اور مطول کے اسباق ہو رہے تھے، آپ نے مقررہ کتابوں اور ان کے مصنفین اور زیر بحث موضوع کے بارہ میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور یہاں کے دینی مدارس کے طریقہ درس کے نشست اور طلبہ و اساتذہ کی صورتوں سے اور دینی تہذیب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے معائنہ کے دوران آپ جب دارالعلوم سے ملحق شعبہ اطفال مدرسہ تعلیم القرآن مڈل سکول میں گئے تو بچوں نے خوشی میں ہوائی فائرنگ کی، طلبہ نے تجوید و قرأت کا مظاہرہ کیا جس پر شیخ نے دلی دعاؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد دارالحدیث ہال میں مہمانوں کے اکرام میں استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا نہ صرف ہال کچھا

کھچ بھرا ہوا تھا بلکہ نصف سے زیادہ سامعین نے باہر کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کارروائی سنی تلاوت کلام پاک نہایت مؤثر انداز میں مولوی فضل الرحمان صاحب محترم دارالعلوم حقانیہ جو مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ سرحد کے بڑے صاحبزادہ ہیں، نے فرمائی اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے دارالعلوم کی طرف سے سپانسمہ پیش کیا جسے احقر نے پڑھ کر سنایا سپانسمہ میں جامع ازہر کے علمی خدمات مصر اور حکومت مصر کی سیاسی اہمیت اور دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ جامع ازہر کی علمی اور ثقافتی روابط کے قیام و ترقی اور عالم عرب کے ساتھ اسلامی بنیادوں پر رشتوں کی مزید استواری وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی تھی، اور اس شدید سردی اور مصروفیت کے باوجود دارالعلوم تشریف لانے پر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا بالخصوص جامع ازہر کا دارالعلوم حقانیہ کی سند کو بی اے کے مماثل قرار دینے پر شیخ ازہر کا شکریہ بھی ادا کیا گیا، سپانسمہ کے بعد فقیہ الاسلام مولانا مفتی محمود نے علماء ہند اور جمعیۃ العلماء اسلام کی دینی اور سیاسی تاریخ پر فی البدیہہ ایک جچی تلی تقریر فرمائی آپ نے نہ صرف دینی مدارس کے پس منظر اور جنگ آزادی میں علماء کی قربانیوں پر روشنی ڈالی بلکہ عربی کی اہمیت کیساتھ عالم اسلام اور عربوں کے درمیان دینی اور اسلامی روابط کی ضرورت اور باہمی اتحاد کی ضرورت کو نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کیا، نیز پاکستان میں علماء کے دستوری مساعی اور مجوزہ دستور کی اسلامی دفعات کا بھی جامع انداز میں ذکر کیا، شیخ الازہر نے آخر میں مختصر وقت میں اپنی تقریر میں تجوید و قرأت عالم اسلام اور پاکستان کے لئے عربی بحیثیت زبان کی ضرورت پر روشنی ڈالی اس خطہ کی دینی و علمی حیثیت پر بڑی مسرتوں کا اظہار کیا اور دارالعلوم کیساتھ علمی اور ثقافتی جدید کتابوں وغیرہ کی شکل میں امداد کے لئے بھی وعدہ فرمایا آخر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے شیخ الازہر کو ایک ترکستانی چوغہ پہنایا اور اسی گرجبوشی کیساتھ دارالعلوم نے ان معزز مہمانوں کو الوداع کہا۔

صدر المشائخ مولانا فضل عثمان مجددی کی رحلت

۱۹ اپریل ۱۹۷۳ء بروز جمعرات مغرب کے قریب لاہور کے میوہپتال میں افغانستان کے سلسلہ رشد و ہدایت کے ایک مرشد کامل اور خانوادہ مجددی فاروقی کے ایک گل سرسبد ملت اسلامیہ کو داغ مفارقت دے گئے یعنی حضرت نور المشائخ شیخ فضل عمر مجددی ملا شور بازار قدس سرہ کے سب سے بڑے صاحبزادے مولانا صدر المشائخ فضل عثمان مجددی کا تقریباً اسی برس کی عمر میں انتقال ہو گیا حضرت مرحوم نے اپنے اولو العزم والد بزرگوار کی طرح دعوت و تبلیغ اسلام اور جہاد و عزیمت میں ساری زندگی گذاری کچھ عرصہ قبل جب افغانستان کی دینی فضا بدلتی محسوس ہوئی تو آپ نے ترک وطن فرما کر پاکستان کی سالمیت عالم اسلام کے اتحاد اور لادینی قوتوں کے مقابلہ میں مصروف رہے اعلاء کلمۃ اللہ جہاد و عزیمت اس خاندان مجددیہ فاروقیہ کا

موروٹی شعار ہے۔

حضرت مرحوم کو دیگر اکابر مشائخ کی طرح دارالعلوم حقانیہ سے خاص تعلق خاطر رہا اور بارہا چانک دارالعلوم تشریف لاتے اور اپنی شفقتوں سے سب کو نوازتے اپنے والد بزرگوار کی سنت کو قائم رکھتے ہوئے، حضرت والد ماجد شیخ الحدیث نے مولانا محمد ابراہیم جان افغانستان کے نام پر اپنے تعزیتی ٹیلیگرام میں پورے دارالعلوم کی طرف سے اظہار تعزیت کیا اور حضرت مرحوم کے رفع درجات کی دعائیں ہوئیں حق تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ مقامات قریب درضا سے نوازے۔

قومی اسمبلی میں مولانا عبدالحق کی دس اہم ترین مذہبی، سماجی اور معاشرتی قراردادیں فری مین، روٹری کلب اور لائنز کلب، مشنری اداروں کی تحریک ارتداد، فحش اور لادینی لٹریچر کا فروغ و اشاعت، خاندانی منصوبہ بندی، شراب، گھوڑ دوڑ، قمار بازی، فحش ثقافتی سرگرمیوں پر پابندی، سودی نظام کا خاتمہ قادیانیت کو اقلیت قرار دینے کے مطالبات۔

مئی و جون ۱۹۷۳ء

۱: اس اسمبلی کی رائے یہ کہ فری مین تحریک اور اس سے ملحقہ اداروں کی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

۲: قومی اسمبلی کی رائے ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جن شہری اور مذہبی آزادیوں کی اجازت دی گئی ہے ان کا لحاظ رکھتے ہوئے غیر مسلم اقلیتی فرقوں خصوصاً عیسائی مشنری اداروں کی طرف سے چلائی جانے والی تحریک ارتداد پر پابندی عائد کی جائے نیز یہ کہ ایسی تمام سرگرمیوں کی ممانعت کی جائے جن سے کسی مسلمان شہری کے مرتد ہونے کا احتمال ہو۔

۳: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ پاکستان بھر میں سودی اقتصادی اور معاشی کاروباری نظام از قلم بینکنگ وغیرہ ختم کر کے اسے اسلامی دائرہ میں ڈھال دیا جائے۔

۴: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں فری مین تحریک سے ملتی جلتی سرگرمیوں میں ملوث ادارے روٹری کلب اور لائنز کلب پر پابندی لگائی جائے۔

۵: اس اسمبلی کی رائے یہ ہے کہ پاکستان بھر میں ایسے لٹریچر کا فروغ و اشاعت اور ملک میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے جس سے مسلمانوں کے اخلاق و عقائد اور نظریہ پاکستان متاثر ہو سکتے ہیں نیز عریاں اور فحش لٹریچر کی بھی ممانعت کی جائے۔

۶: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں ثقافت اور کلچر کے نام سے ہونے والی تمام ایسی سرگرمیوں ڈانس ناچ گانا وغیرہ پر پابندی لگائی جائے جس سے معاشرہ میں اخلاقی برائیاں فحاشی اور بے حیائی پھیل رہی ہو نیز رقص و سرود کرنے والی ثقافتی طائفوں کا بیرونی ممالک سے تبادلہ بند کر دیا جائے۔

۷: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ شعبہ خاندانی منصوبہ بندی فی الفور بند کر دیا جائے کیونکہ اس شعبہ کی کارکردگی قرآن پاک، سنت اور اسلام کے منافی ہے اس شعبہ کے ملازمین کسی دوسرے محکمہ میں مدغم کئے جائیں

۸: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ پاکستان بھر میں شراب کے پینے بنانے خرید و فروخت اور درآمد و برآمد پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

۹: قومی اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں گھوڑ دوڑ ریس کورس کے نام پر ہونی والا جوا اور دیگر ہر قسم کی قمار بازی پر پابندی لگائی جائے۔

۱۰: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ پاکستان میں مرزائی جماعت اور اسکے تمام افراد (قادیانی اوولامودی ہر دو جماعتوں) کو قرآن و سنت اور اجماع امت کے متفقہ فیصلہ کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے انکی تمام تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے اور انہیں زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی علیحدہ تشخص قائم کرنے کی ہدایت دی جائے یہ اسمبلی آزاد کشمیر اسمبلی کی اس قرارداد کی تحسین و تائید کرتی ہے جس میں مرزائیوں کی غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور انکی رجسٹریشن کرنے پر زور دیا گیا ہے نیز آئندہ کیلئے حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کا دعویٰ نبوت کرنے یا اپنے کسی مدعی کی پیروی کرنے والوں کیساتھ مرتد جیسا سلوک کیا جائے۔ (مئی ۱۹۷۳ء)

طالب علم محمد شاہ عالم وزیرستانی کا دریائے کابل میں ڈوبنے کا حادثہ

جون ۱۹۷۳ء دارالعلوم کے جواں سال ذہین محنتی طالب علم مولوی محمد شاہ عالم وزیرستانی اکوڑہ خٹک کے دریائے کابل لنڈا میں ڈوب کر شہادت پا گئے یہ واقعہ بھی اس ماہ دارالعلوم کے طلبہ اساتذہ اور انتظامیہ کیلئے شدید صدمے کا باعث بنا ہفتہ عشرہ تک دریا سے لاش کی بازیابی کی کوششوں کے باوجود اللہ کو منظور نہ ہوا علوم دینیہ کی طالب علمی مسافرت پھر دریا کی موت اور جمعہ کا دن شہادت در شہادت کی حکمی علامتیں اور ان کے عند اللہ مقبولیت کی دلیلیں ہیں حق تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر و اجر اور مرحوم کو درجات عالیہ عطاء فرماوے۔

(نوٹ): افسوس کہ دینی معاشرتی اور سماجی حیثیت سے ان اہم ترین قراردادوں میں بیشتر کو درخور اعتناء نہ

سمجھ کر خارج کیا گیا ان قراردادوں کے متعلق شیخ الحدیث کی تفصیلی رائے اور بحث جواہروں نے اسمبلی کے

فلور پر پیش کئے وہ اس موضوع پر مولانا سمیع الحق مدظلہ کی مرتب کردہ تفصیلی کتاب ”قومی اسمبلی میں اسلام کا

معرکہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (عراق الحق حقانی)

قومی و سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کی دارالعلوم آمد

۸ جولائی ۱۹۷۳ء: پشاور جاتے ہوئے متحد قومی و سیاسی اور مذہبی رہنما کچھ دیر کیلئے حضرت شیخ الحدیث والد ماجد مدظلہ سے ملاقات اور دارالعلوم کی زیارت کے لئے تشریف لائے حضرت مولانا مفتی محمود کی معیت میں مولانا شاہ احمد نورانی نے فی البدیہ عربی میں علم دین اور علماء کی فضیلت بیان کی انہوں نے کہا کہ دارالعلوم کی علمی و دینی مرکزیت اور شہرت کی وجہ سے یہاں آنا میری دیرینہ خواہش تھی یہاں کے طلبہ کے چہروں پر علوم نبوت کے انوار محسوس ہو رہے ہیں چوہدری ظہور الہی صاحب نے کہا کہ قدر و منزلت کی اس محفل میں شرکت اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہوں برائیوں کی وجہ سے قوم ظلم میں مبتلا ہو جاتی ہے لیکن اگر موت کی نیند نہ ہو تو قومیں جھاگ اٹھتی ہیں جسکی مثال یہ دارالعلوم ہے جناب پروفیسر غفور احمد صاحب نے فرمایا کہ یہاں کی حاضری کو خوش قسمتی سمجھتا ہوں آسمان کا سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے مگر اللہ کی بندگی اطاعت اور علوم کا سورج مغرب سے طلوع ہوا دارالعلوم جیسی درگاہیں پاکستان قائم رکھنے والے لوگوں اور اسلام چاہنے والوں کی ہیں یہاں سے نکلنے والے روشنی کے چراغ اور پہاڑی کے نمک ہیں مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری نے کہا کہ یہ ادارہ حضور ﷺ کے پیغام کا حامل ہے علماء کے مساعی سے دستور قدرے اسلامی ہوا اور ایسی ہی جدوجہد سے ملک دین و دنیا کے اعتبار سے پھولتا پھیلتا نظر آئے گا ان شاء اللہ قائد وفد مولانا مفتی محمود صاحب نے کہا کہ میں تو ہفتہ دو ہفتہ میں ضرور آپ کے پاس آتا ہوں یہاں میری حیثیت میزبان کی ہے انہوں نے معزز مہمانوں کا اپنے اور حضرت والد ماجد کی طرف سے یہاں آمد پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہماری جدوجہد ہے کہ جو علوم قرآن و حدیث آپ یہاں حاصل کر رہے ہیں اسے ملک میں جاری کر سکیں اور دین کا نظام قائم ہو معزز مہمانوں نے دارالعلوم کے تمام شعبوں کا معائنہ بھی کیا ہے اور کتاب الاراء میں تاثرات قلم بند کئے۔

سعودی عرب کی وزارت تعلیم کے وفد کی دارالعلوم آمد

۲۳ اگست ۱۹۷۳ء کو اچانک سعودی عرب کی وزارت تعلیم، اوقاف اور بحوث اسلامیہ کا ایک معزز وفد دارالعلوم میں تشریف لایا وفد کے ارکان میں سعودی عرب کے ممتاز اصحاب علم و فضل الاستاذ احمد ابراہیم الصلیح مدیر التوعیۃ الاسلامیہ وزارت المعارف الریاض، الاستاذ عبدالحسن وزارة الحج والاوقاف مکہ مکرمہ الاستاذ عبدالحسن بن ابراہیم آل الشیخ مندوب البحوث الاسلامیہ والافتاء الریاض شامل تھے دفتر اہتمام میں احقر نے انہیں دارالعلوم کے تفصیلی حالات سے روشناس کیا بعد میں وفد نے دارالعلوم کے مختلف شعبوں عمارات تعلیمی نظام

کتب خانہ اور دفتر الحق کا معائنہ کیا دارالحدیث میں وفد نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ سے ملاقات کی اور انکی درس حدیث میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا طلبہ کی خواہش پر وفد کے ارکان میں سے استاذ محمد ابراہیم نے برجستہ تقریر فرمائی جس میں یہاں آمد پر اپنی مسرت کے اظہار کیساتھ ساتھ علم دین اور علماء کی فضیلت اور اس پر فتن دور میں ان کی ذمہ داریوں عالم اسلام کے اتحاد کی ضرورت اور حکومت سعودی عرب کے دینی جذبات اور احساسات پر روشنی ڈالی وفد نے دارالعلوم کی کتاب الاراء میں اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے لکھا:

الحمد لله الذي أنزل الذكر وحفظه والصلوة والسلام على من جاهد في الله حق جهاده حتى أتم الله به الدين وأكمل به النعمة وبعد فقد سررنا كثيرا بما سمعناه وشاهدناه في هذا المعهد الشامخ الذي ينتظم فيه طلاب العلم والمعرفة لتخرج أفواجا إلى الناس تدعوا إلى الله على علم وبصيرة ونعتقد أن لهذه الدار الكريمة أبلغ الأثر في مثل هذا الموقع البعيد عن فيوضه الدن وصخبها وفق الله القائمين عليه لخدمة الإسلام والمسلمين -

حرر ابراہیم الصلیفیح: عبدالمحسن: ۲۲-۷-۱۳۹۲ھ

مدیر التوعیۃ الاسلامیۃ: مدیر التوعیۃ الاسلامیۃ ووزارة الحج والاقواف: عبدالمحسن بن ابراہیم

وزارت المعارف الرياض: بالمملكة العربية السعودية: ڈاک شیخ مندوب البحوث الاسلامیۃ والافتاء الرياض

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی قرار داد دینی اور فحش

لٹریچر پر پابندی کے متعلق روزنامہ ”نوائے وقت“ کا ادارہ

قومی اسمبلی نے مولانا عبدالحق کی طرف سے پیش کردہ ایک غیر سرکاری قرار داد پر غور مرکزی وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ کی اس یقین دہانی پر ملتوی کر دیا ہے کہ حکومت مستقل آئین کے بعد اس قرار داد پر بحث کے لئے تیار ہوگی اس قرار داد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایسے تمام لٹریچر پر پابندی عائد کر دی جائے اور انکی سختی سے روک تھام کی جائے جس سے مسلمانوں کے اعتقادات اور نظریہ پاکستان پر زور پڑتی ہو نیز ہر قسم کے عریاں لٹریچر پر بھی پابندی رکائی جائے۔

پاکستان کا کوئی بھی ذی عقل اور باشعور شہری اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اور یہ اسلام کی بدولت ہی قائم و دائم رہ سکتا ہے اسلامیان برصغیر نے کائنات ارضی کا یہ خطہ ایک خدا ایک رسول ﷺ ایک کتاب ایک ملک ایک قوم کے نظریہ کی بنیاد پر حاصل کیا تھا اور اسی

نظریہ کے سہارے یہ زندہ زہ سکتا ہے ہم اس وقت ان المناک حالات و واقعات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے جن سے ہمیں اس نظریہ کا دامن چھوڑ کر دو چار ہونا پڑا اور صرف یہ کہنے پر اکتفاء کریں گے کہ ہم نے اسلامی قومیت کے مقابلہ میں بنگالی قومیت کا تصور قبول کر کے سقوط مشرقی پاکستان کے اندوہناک المیہ کے لئے راہ ہموار کی تھی اور اب بھی اگر ہم نے اس ٹھوس بنیاد کی حفاظت کا اہتمام نہ کیا جس پر پاکستان کی عمارت تعمیر کی گئی تھی تو پھر ہمیں تباہی کے بھیانک غار میں گرنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا صدر بھٹو اور ان کے رفقاء اگر نئے پاکستان کو زندہ پائندہ دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر انہیں سب سے پہلے نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنا پڑے گی اس نظریہ پر پامردی سے گامزن ہو کر ہم ایک مضبوط و فعال اور جاندار قوم بن سکتے ہیں وگرنہ ہماری حیثیت ایک ہجوم بے لگام سے زیادہ نہیں ہوگی۔

پاکستان کی نظریاتی سرحدوں پر اس وقت مختلف اطراف سے یلغار ہو رہی ہے ایک مغرب کی ناؤں ازم کی یلغار ہے، عربیائش اور متلذذ لٹریچر کی یلغار ہے، انڈوسوویت لابی کی طرف سے سیاسی پریگنڈے کی بھی یلغار ہے اس خطہ ارضی کے مسلمانوں کو وطنیت اور قومیت کے بتوں کا پرستار بنانے کے لئے علاقائی تہذیبوں اور ثقافتوں کی یلغار ہے ان سب یلغاروں کا مقصد و نصب العین صرف اور صرف یہ ہے کہ اسلام کے نام پر جمع ہونے والے ان پاکستانیوں کو اسلام سے برگشتہ کر دیا جائے انہیں غیر اسلامی نظاموں میں عیش و عشرت کی زندگی کے سراب دکھا کر بھل انگار بنادیا جائے لہولہب میں الجھا جائے جنسی لذتیت کے شیدائی بنادیا جائے اس کے لئے یہود و ہنود کمیونسٹ اور متعصب عیسائی بھی پاکستان کی نظریاتی سرحدوں پر وار کر رہے ہیں اور ہم ہیں کہ نتائج سے بے پروا ان کے دام صدرنگ میں گرفتار ہو رہے ہیں ہماری فلمیں ریڈیو، ٹیلی ویژن اکثر و بیشتر اخبارات اور دوسرے ذرائع ابلاغ دانستہ یا غیر دانستہ طور پر اس راہ پر بگٹھ دوڑ رہے ہیں جو ہمیں تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں ہم ارباب اقتدار و اختیار سے صاف صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں کوئی سوشلزم (خواہ اسے کتنا ہی غلافوں میں لپیٹ کر اسلامی سوشلزم کا نام دیا جائے) کوئی سیکولرازم وغیرہ نہیں چل سکتا پاکستان کو اگر بچانا ہے تو پھر اسلام کی راہ اختیار کرنا پڑے گی ہمیں اپنے قول و فعل اور کردار و عمل کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا ہوگا ہمیں نظریات کی اسی طرح حفاظت و نگہبانی کرنا ہوگی جس طرح سوویت یونین میں کمیونسٹ اپنے نظریہ کی حفاظت کرتے ہیں اس لئے اگر ہمیں اسلام کے منافی لٹریچر تو کیا اگر اسلام دشمنوں کا ملک میں داخلہ بند کرنے اور اسلام کی جڑیں کاٹنے والے پاکستانیوں کو جلاوطن بھی کرنا پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

(نوائے وقت لاہور راولپنڈی ۱۱ اگست ۱۹۷۳ء)

دستور کی ترامیم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا

ارکان دستور یہ سے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی دردمندانہ اپیل

مسودہ دستور پر تفصیلی بحث اور مجوزہ ترامیم کے سلسلہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ممبر قومی اسمبلی نے تمام ارکان دستور یہ سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ مسودہ اور مسودہ کی مجوزہ ترامیم پر غور کرتے ہوئے خداوند کریم کے سامنے جوابدہی قیام پاکستان کیلئے اسلام کی خاطر مسلمانوں کی لامثال قربانیوں نظریہ پاکستان ملک و ملت آنے والی نسلوں کے مفادات کو پیش نظر رکھ کر کوئی رائے قائم کی جائے، حضرت شیخ الحدیث صاحب نے ایک اخباری بیان میں فرمایا کہ یہ بات قطعی طے ہے، کہ قیام پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریہ تھا، اس نظریہ پر مبنی آئین نہ ہونے نے ملک کو انتشار اور بالاخر تباہی سے ہمکنار کر دیا اور اب ملک کی سالمیت بقاء اور تحفظ خالص اسلامی آئین پر موقوف ہے تو اراکین کو تمام ذاتی علاقائی اور گروہی مفادات سیاسی وابستگیوں کو بالائے طاق رکھ کر سوچنا ہے کہ کیا مسودہ کے مجوزہ طریقہ کار سے اسلامی قانون سازی ممکن ہے؟ اگر نہیں تو کس طرح اس کا مذاکرہ ہو سکتا ہے، جبکہ اسلامی نظریاتی کونسل کی موجودہ شکل سے اس کے تحفظ کی ضمانت ہرگز نہیں مل سکتی اب اگر بعض خالص اسلامی ترامیم خواہ وہ جس طرف سے بھی آئی ہوں کے ذریعہ اسلام کی بالادستی، خداوند کریم کی حاکمیت اسلامی قانون سازی کا تحفظ، لادینی نظریات کی تبلیغ و اشاعت کے انسداد معاشرہ کی اسلامی تعلیم و تربیت اور اسلامی تعلیم و تربیت اور اسلامی نظام عدل و مساوات کی ضمانت حاصل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور کچھ ارکان اسے محض ذاتی اور پارٹی کے وقار کی وجہ سے بے دردی سے مسترد کر دیں اور کثرت کے بل پر اپنی بات منوائیں گے تو داؤد محشر کے سامنے یقیناً انہیں جوابدہ ہونا پڑے گا، کیونکہ اس طرح وہ اس ملک میں اللہ کی حاکمیت اسلام اسلامی اقدار تمدن و جہیز کی بالادستی کے لئے رکاوٹ بنیں گے، مولانا عبدالحق مدظلہ نے نہایت خلوص سے اپیل کی ہے کہ آئین قوم کی موت و حیات کا مسئلہ ہوتا ہے اس لئے مخلصانہ جذبات سے کام لیکر کوئی فیصلہ صادر کیا جائے مولانا نے کہا کہ پہلے دن خالص اسلامی ترامیم کے بارے میں جو سلوک کیا گیا اور جس طرح انہیں مسترد کیا گیا اس سے یہ تشویش پیدا ہو چکی ہے کہ شاید یہ آئین بھی مسلمانوں کے اعتماد پر پورا نہ اتر سکے خدا نخواستہ یہی ہوا تو یہ اس ملک کی انتہائی بد قسمتی ہوگی، اور شاید قدرت ہمیں کوئی اور موقع نہ دے مولانا نے کہا کہ میری اس اپیل کی بنیاد خالص جذبہ ”الدین النصیۃ“ اور خیر خواہی ملک و ملت ہے اس لئے اکثریتی پارٹی (پیپلز پارٹی) کے ارکان سے توقع ہے کہ وہ سب بحیثیت ایک مسلمان کے اس پر غور کریں گے۔